ہفتہ وار رسالہ: 455
WEEKLY BOOKLET: 455

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 22 سال پہلے کا بیان

دلجوئی کے فضائل

صفحات: 21

خوشی کا فرشتہ 09
دلجوئی کی ایک آسان صورت 11
دلجوئی کی مختلف صورتیں 17
20 سال تک ناراض رہے 18

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دلجوئی کے فضائل (1)

دُعائے عطّار: یا ربِّ کریم! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”دلجوئی کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے اُسے مسلمانوں کے دِلوں میں خوشیاں داخل کرنے والا بنا کر ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

دو عالَم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذِی وَقار ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔
(مجمع الزوائد، 10/253، حدیث:17298)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بوڑھی عورت کو دیدار ہو گیا

ایک مرتبہ مدینۂ مُنوَّرہ میں 1405ھ کی حاضری کے دوران میرے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے) ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسماعیل نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ دو یا تین سال پہلے تقریباً 85 سالہ ایک جِنّن

---

1 ...یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے 22 رمضانُ المبارک 1424ھ بمطابق 17 نومبر 2003ء کو دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃُ العلمیۃ کے شعبے ”بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔

www.dawateislami.net

سُنہری جالیوں کے رُوبرو سلام عرض کرنے حاضر ہوئیں اور اپنے ٹوٹے پھوٹے اَلفاظ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شروع کیا، ناگاہ ایک خاتون کتاب سے دیکھ کر نہایت عمدہ اَلقاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ عرض کررہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بوڑھی عورت کا دل ڈوبنے لگا، اس نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں تو پڑھی لکھی نہیں ہوں جو اچھے اچھے الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرسکوں، مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کہاں پسند آئے گا! اس بوڑھی عورت کا دِل بھر آیا، رو دھو کر چُپ ہورہی۔ رات جب سوئی تو سوئی ہوئی قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمَّت کے والی، سرکارِ عالی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں، لب ہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: تم مایوس کیوں ہوتی ہو؟ سن لو! ہم نے سب سے پہلے تمہارا سلام قبول فرمایا۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کی دلجوئی کا کتنا خیال فرماتے ہیں کہ کسی بھی طرح میرے غلام کا دل نہ ٹوٹے۔

تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طَرفدار
جو تم کو نِکمّے سے نکمّا نظر آئے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ عظمت نشان پر قربان! ٹوٹے ہوئے دل آپ کی بارگاہ میں مقبول ہیں اور آپ ٹوٹے ہوئے دِلوں کی دلجوئی فرماتے ہیں، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بِالکل بجا فرمایا ہے:

سنتے ہیں کہ مَحشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

یُوں تو سب اُنہیں کا ہے پَر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دِل ہی خاص اُن کی کمائی ہے

مَطْلَع میں یہ شک کیا تھا وَاللہ رضا وَاللہ — صرف اُن کی رَسائی ہے صرف اُن کی رَسائی ہے

اَخلاقِ نبوی کی ایک جھلک

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ اپنے غلاموں کا دِل خوش رکھتے اور کبھی کسی کا دل نہ توڑتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو تقریباً دس سال تک آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں رہے، فرماتے ہیں: میں دس سال خدمتِ اَقدس میں رہا لیکن کبھی بھی میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ (ابوداود، 4/324، حدیث: 4774 ملتقطاً)

سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس بات کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ کسی کا دل نہ ٹوٹے۔ آہ! وہ کتنے بُرے اور ناپسندیدہ لوگ ہیں جو بِلاوجہ دوسروں کا دِل توڑتے رہتے ہیں، کسی کو گھُور کر، کسی کو جھاڑ کر اور کسی کو دھکا مار کر اس کا دل دُکھاتے ہیں۔

گردنیں پھلانگنا

بعض لوگ اس طرح بھی دوسروں کا دل دُکھاتے ہیں کہ تاخیر سے آنے کے باوُجود مسجد کی پہلی صَف میں نماز پڑھنے کے لیے پچھلی صَفوں کو پھلانگتے اور دوسروں کو دَھکّے مارتے ہوئے وہاں تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ جانے کتنوں کے دل توڑے، کتنوں کو دھکے دیئے اور کتنوں کو مَعاذَ اللہ! کُہنی اور لات ماری حالانکہ ایسا کرنے سے واضح طور پر منع کیا گیا ہے۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا۔ (ترمذی، 2/48، حدیث: 513) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر

چڑھ چڑھ کر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔[1]

سوچیں تو سہی کہ اگر بھگدڑ مچے اور اس مجمع میں کوئی گِر جائے اور اس پر لوگ گزریں کوئی جوتے والا، کوئی چپّل والا بھاگ رہا ہے اور کوئی لات تو کوئی گھونسا مار رہا ہے اور وہ کُچلتا رہے اس طرح تو میرا خیال ہے اس کا حلوہ ہو جائے، یہ کتنا سخت معاملہ ہے اس لئے لوگوں کے دل کا بہت خیال رکھنا ہے۔

نیکیوں کے ضِمن میں گناہوں کا اِرتکاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک کام کرتے ہوئے لوگوں کی دل آزاری سے بچنا بہت ضروری ہے۔ کئی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ بندہ سوچتا ہے کہ میں انہیں کر لوں مگر ان نیکیوں کے ضمن میں وہ بہت سے لوگوں کے دل توڑتا اور گناہ گار ہوتا چلا جاتا ہے، شیطان ایسے شخص پر ہنستا ہے کیونکہ نیکیوں کے ضمن میں دوسروں کی دل آزاریاں کرنے والا بے وقوف انسان سمجھتا ہے کہ میں اللہ پاک کو خوش کر رہا ہوں حالانکہ وہ اللہ پاک کو سخت ناراض کر کے دونوں ہاتھوں سے اپنے لئے جہنّم کے اَنگارے سمیٹ رہا ہوتا ہے۔

اسے اس مثال سے سمجھیے کہ نعت خوانی میں حاضر ہونا ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی رات دو بجے تک نعت خوانی میں شریک رہے اور گھر میں ماں ناراض ہو کر انتظار کر رہی ہو کہ پتا نہیں کب میرا بیٹا گھر آئے گا؟ اور پھر اسی فکر میں اس نے باپ کو بھی نہ سونے دیا ہو حالانکہ

---

1 ...حدیث میں لفظ اتَّخَذَ جِسْرًا واقع ہوا ہے اس کو مَعروف و مَجہول دونوں طرح پڑھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجہول پڑھیں تو مطلب یہ ہو گا کہ خود پُل بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔

(حاشیہ بہار شریعت، 1/761، حصہ:4)

انہیں صبح نوکری پر جانا ہو، اب اگر کوئی اس طرح کی نعت خوانیوں میں شرکت کرکے سمجھے کہ میں بڑی اعلیٰ درجے کی عبادت کر رہا ہوں تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے، ایسا شخص ماں باپ کا دل دُکھانے کی وجہ سے گناہ گار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ یاد رکھیے! نعت خوانی اگرچہ نیک کام ہے لیکن یہ ایک مستحب کام ہے جبکہ ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔

ماں باپ کی اِطاعت کب تک کی جائے گی؟

اے عاشقانِ رسول! ماں باپ کی اطاعت اس وقت تک کرنی ہے جب تک وہ مَعْصِیَت یعنی اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی کا حکم نہ دیں۔ اگر ماں باپ نماز پڑھنے سے روکیں تو اب اُن کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ نماز نہ پڑھنے کی صورت میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ اسی طرح اگر والدین بلا اِجازتِ شرعی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے منع کریں اور گھر میں نماز پڑھنے کا کہیں تو اس صورت میں بھی اُن کی بات نہیں مانی جائے گی، ہاں اگر روکنے کی کوئی شرعی وجہ ہو مثلاً ماں بیمار ہے اُسے سنبھالنے والا کوئی نہیں تو ایسی صورت میں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ یہ اُصول ذہن نشین کرلیجئے کہ کوئی بھی ایسا نفلی کام نہیں کرنا چاہیے کہ جس کی وجہ سے ماں باپ کی نافرمانی ہو مثلاً اگر ماں باپ نفلی حج کرنے سے منع کریں تو نہیں جاسکتے، اگر جائیں گے تو گناہ گار ہوں گے کیونکہ ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔

لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اس مادرِ گیتی (یعنی زمین) پر بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے، ہم اس زمین پر آگئے تو گویا ہم نے اپنے آپ کو بہت بڑے امتحان کے لیے پیش کر دیا، ایسا نہیں کہ اب ہماری مرضی چلے گی، ہم ہرگز اپنی مرضی کے مالک نہیں بلکہ ہماری لگام کسی

اور کے ہاتھ میں ہے۔ اسے یوں سمجھیے کہ اگر کسی نے کہیں یومیہ آٹھ گھنٹے کے لیے نوکری اختیار کی تو اب آٹھ گھنٹے کے لیے اس کی لگام اس کے سیٹھ کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرف چاہے موڑ دے، اگر وہ اپنے ملازم کو پیسے گننے کا حکم دے تو اسے یہ کام کرنا پڑے گا، اگر چائے لانے کا کہے تو ملازم کو ”جی حضور“ کہہ کر چائے لینے کے لیے جانا پڑے گا۔

یاد رکھیے! بندہ پابند ہے، اس پر لگام پڑی ہوئی ہے اور اس کی ڈور کسی اور کے ہاتھ میں ہے، خدا کی قسم! جب بھی ڈور کھنچے گی تو بندہ بِالکل بے جان ہو کر گِر پڑے گا۔ بندہ چاہتا تو بہت کچھ ہے کہ یہ بھی کر ڈالوں اور وہ بھی کر ڈالوں، بڑے بڑے کارنامے سرانجام دینے اور بڑے بڑے پلازے بنانے کو اس کا دل چاہتا ہے مگر ہر بندہ یہ سب کر نہیں پاتا کیونکہ اس کی لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ اس دنیا میں کوئی نہیں چاہتا کہ وہ بیمار ہو جائے لیکن بیمار ہو ہی جاتا ہے، کوئی نہیں چاہتا کہ اس کے سر میں دَرد ہو لیکن سر میں درد ہو ہی جاتا ہے کیونکہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھیے! ویسے تو بندہ بڑی پُھوں پھاں کرتا ہے لیکن اگر دَردِ سر ہو جائے تو اس کا علاج اس کے ہاتھ میں نہیں ہوتا اور اگر بخار ہو جائے تو بستر پر پڑ جاتا ہے کیونکہ اس کی لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ کون چاہتا ہے کہ وہ بوڑھا ہو جائے؟ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ بِالکل جوان رہے لیکن بڑھاپا آکر ہی رہتا ہے اور پھر جب بوڑھا شخص بڑھاپے سے جھانک کر اپنی جوانی کو دیکھتا ہے تو حسرت سے آہیں بھرتا ہے۔ بے شک کسی کے پاس اَربوں کھربوں ہوں، وہ پیسوں سے صرف دوا خرید سکتا ہے شِفا نہیں، اسی طرح پیسوں کے ذریعے نہ تو بڑھاپے کو ٹالا جا سکتا ہے اور نہ ہی جوانی خریدی جا سکتی ہے، اربوں کھربوں روپے دے کر بھی جوانی کا ایک دن بلکہ ایک گھنٹا بھی نہیں خریدا جا سکتا، جب بندہ اتنا بے بس ہے تو پھر کیوں نہ اللہ پاک کی بارگاہ میں جُھکا رہے، اس کی نافرمانی سے بچے اور اُسی کا ہو کر رہے

جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اور بروزِ قیامت سب نے اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

دلجوئی عظیمُ الشّان سنّت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں دلجوئی کے بارے میں سُنا کہ دلجوئی اتنی اہم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی بھی کسی کا دل نہیں دُکھایا۔ وہ بندہ کتنا بُرا ہے جو اپنے نفس کی وجہ سے خوامخواہ لوگوں کے دل دُکھاتا ہے، کسی کا مذاق اڑاتا ہے تو کسی پر طَنز کرتا ہے، کسی پر پھبکی کَستا ہے تو کسی کو ڈراتا دھمکاتا ہے، کسی کو تشویش میں ڈالتا ہے تو کسی کو غلط خبر دے کر خوف زدہ کرتا ہے، اَلْغرض طرح طرح سے دل دُکھاتا ہے۔

مسلمان کی دِلجوئی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عَظیمُ الشّان سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دلجوئی کے بے شمار عملی نمونے پیش کیے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا تو آپ اُس کے لیے سَرک جاتے۔ (شعب الایمان، 6/468، حدیث: 8933) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے فرماتے: اپنے بھائی کے لیے سَرک جاؤ۔ (مسلم، ص923، حدیث: 5684 ماخوذاً) سَرکنے کی حقیقی حکمت کیا ہے؟ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں البتّہ ایک حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ ایسا کرنے سے آنے والے مسلمان بھائی کے لیے جگہ کشادہ ہو جائے گی اور وہ آرام سے بیٹھ سکے گا نیز اس میں مسلمان کی دلجوئی بھی ہے۔ ذرا غور کیجیے! جس خوش نصیب کے لیے خود پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سَرکتے ہوں گے اس کا دل کتنا خوش ہوتا ہوگا! باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن جاتا ہوگا اور وہ سوچتا ہوگا کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے اتنی اہمیّت دی ہے۔

www.dawateislami.net

دیکھیے! کسی آنے والے کے لیے تھوڑا سا سرک جانا ایسی نیکی ہے جس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا مگر ہمارے یہاں یہ سنّت تقریباً ختم ہوچکی ہے بلکہ ہماری حالت تو یہ ہے کہ کسی کو آتا دیکھ کر اس خوف سے مزید پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں کہ اس کے بیٹھنے سے کہیں جگہ نہ تنگ پڑ جائے، یوں ہم سَرکنے کے بجائے اس کے لیے مزید جگہ تنگ کردیتے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں ”مومن کے لئے نرم ہوجانے“ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔(مسلم، ص1072، 1073، حدیث: 6601، 6602ماخوذاً) مگر ہم سخت ہوجاتے ہیں۔

سَرکنے کے دو فائدے

اسلامی بھائیوں نے مجھے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو) بارہا دیکھا ہوگا کہ فیضانِ سنّت کے درس کے دوران جب مُبلّغ اعلان کرتا ہے کہ ”قریب قریب تشریف لائیے“ تو میں تھوڑا سا سَرک جاتا ہوں یہاں تک کہ اگر وہ تین بار اعلان کرتا ہے تو اَلحمدُ لِلّٰہ! میں تین مرتبہ سَرکتا ہوں۔ سَرکنے سے دو فائدے ہوتے ہیں: ﴿1﴾ مبلّغ کی حوصلہ اَفزائی ﴿2﴾ کئی اسلامی بھائی مجھے سَرکتا ہوا دیکھ کر مسکراتے اور خوش ہوتے ہیں تو یوں سب کے دِلوں میں خوشی داخل ہوتی ہے جس کا مجھے اِن شاءَ اللہ ثواب بھی ملے گا۔

مُبلّغ کے اعلان کرنے پر تھوڑا سَرک جایا کریں

اے عاشقانِ رسول! جب درس و بیان سے پہلے مبلّغ اعلان کرے کہ ”قریب قریب تشریف لائیے“ تو تھوڑا آگے کی طرف سَرک جایا کریں کہ اس سے مُبلّغ کا سینہ خوشی سے مدینہ بن جائے گا اور وہ سمجھے گا کہ لوگ میری باتوں کو اہمیّت دے رہے ہیں۔ یاد رہے! دینِ اسلام میں مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کو بڑی اہمیّت دی گئی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی مال کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش نہیں کرسکتا

www.dawateislami.net

تو اسے حکم دیا گیا کہ خندہ پیشانی اور حُسنِ اَخلاق کے ذریعے اس کا دل خوش کرے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مسلمان کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔(ترمذی،3/384،حدیث:1963) ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: تم اپنے مال کے ذریعے لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے لہٰذا خندہ پیشانی اور حُسنِ اخلاق کے ذریعہ انہیں خوش رکھا کرو۔(شعب الایمان،6/253،حدیث:8054)

خوشی کا فرشتہ

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کے کیا کہنے! چنانچہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے تو اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے اور پھر جب بندہ مر جاتا ہے تو یہ خوشی کا فرشتہ اس کی قبر میں آکر پوچھتا ہے: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ بندہ کہتا ہے: آپ کون ہیں؟ تو خوشی کا فرشتہ جواب دیتا ہے: میں اس خوشی کی شکل ہوں جو تُو نے فلاں مومن کو عطا کی تھی، اب میں وَحْشَت (یعنی قبر کی گھبراہٹ) میں تجھے راحت پہنچاؤں گا، تجھے تیری حُجّت (یعنی مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات) بتاؤں گا، قولِ ثابت (یعنی حق بات) سے تجھے ثابِت قدمی عطا کروں گا، بروزِ قیامت تیرے پاس آکر تیری شفاعت کروں گا اور جنّت میں تجھے تیرا مقام دکھاؤں گا۔
(شرح الصدور، ص159)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا کتنے بڑے اجر کا باعِث ہے، اس لیے دَرس و بیان کرنے والا مبلّغ بھی بڑا خوش نصیب ہے کہ نا جانے وہ کتنی خوشی کی باتیں بتا کر مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے، کتنا ثواب کماتا ہے اور کتنے خوشی کے فرشتے اس کے لیے پیدا کیے جاتے ہوں گے۔ انفرادی

www.dawateislami.net

کوشش کرنے والا تو بڑے کمال کا آدمی ہے کہ وہ لوگوں سے مسکرا کر ملتا ہے اور ان کے دِلوں میں خوشی داخل کرتا ہے۔ یاد رکھیے! جو اسلامی بھائی مِلَنْسار ہوتا ہے وہ وقتاً فوقتاً لوگوں کی دلجوئی کا سامان کرتا رہتا ہے، اس کے برعکس جو لوگوں سے منہ پُھلا کر ملتا ہے اور بہت سے مسلمانوں کو لِفْٹ نہیں کرواتا وہ بہت سارے ثوابوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

قولِ ثابت سے مراد

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی روایت میں فرمایا گیا کہ خوشی سے پیدا ہونے والا فرشتہ جب قبر میں آئے گا تو کہے گا: "قولِ ثابت سے تجھے ثابت قدمی عطا کروں گا" یاد رہے! "قولِ ثابت" سے مُراد حق بات (یعنی کلمۂ ایمان) ہے جس پر اہلِ ایمان کو اللہ پاک کی رحمت سے ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 27 میں اِرشاد ہوتا ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مومن کی یہ شان ہے کہ چاہے کیسی ہی مُصیبتیں آجائیں وہ صابر ہی رہتا ہے اور چاہے کچھ بھی ہو جائے دینِ اسلام کا دامن نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے، پھر وہ آخرت کی منزلوں میں سے اوّل مَنزِل (یعنی قبر) میں پہنچ کر اللہ پاک کے فضل سے منکر نکیر کے سُوالات کے وقت ثابت قدم رہتا (یعنی درست جوابات دیتا) ہے، پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنّت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں، قبر سے اَندھیرا دُور ہو جاتا ہے اور وہ نُور نُور ہو جاتی ہے، آسمان سے نِدا آتی ہے: میرے

بندے نے سچ کہا۔ اللہ پاک ہم سب کو ''قولِ ثابت'' پر ثابت قدم رکھے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دلجوئی کی ایک آسان صورت

اے عاشقانِ رسول! ہماری زندگی میں دلجوئی کے بہت سے ایسے مَواقع آتے ہیں جن میں کوئی پائی پیسا خرچ نہیں کرنا پڑتا، کِسی قِسم کی محنت نہیں کرنی پڑتی اور نہ ہی کوئی زحمت اٹھانی پڑتی ہے مثلاً کسی نے آپ سے کہا: ''مجھے فُلاں جگہ جانا ہے ایڈریس سمجھا دیجئے۔'' اب اگر آپ نے مسکرا کر اُسے ایڈریس سمجھا دیا یا اس کے ساتھ دو قدم چل کر مطلوبہ گلی بتادی تو یہ بھی مسلمان کی دلجوئی کی ایک صورت اور ثواب کا کام ہے۔ اسی طرح کوئی بے چارہ وزنی سامان اُٹھا کر سَر یا کندھے پر رکھنا چاہ رہا ہے مگر رکھ نہیں پا رہا تو اُٹھا کر اس کے سر پر رکھوا دیجئے بلکہ ہو سکے تو اپنے کندھے پر اُٹھا کر مطلوبہ مقام تک پہنچا دیجئے۔

اگر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی ایسا کریں گے تو اس کے بہت سے فوائد حاصل ہوں گے مثلاً جس کا بوجھ اُٹھایا جائے گا اس کے دل سے دعائیں نکلیں گی اور وہ لوگوں کو بتائے گا کہ دعوتِ اسلامی والے بہت اچھے ہوتے ہیں اور پھر انہیں اپنا واقعہ سنائے گا کہ ایک بار میں اپنا وزنی سامان نہیں اُٹھا پا رہا تھا تو ایک دعوتِ اسلامی والے نے میرا وزنی سامان اپنے کندھے پر اُٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دیا۔ ماشاءاللہ دعوتِ اسلامی والے بہت دلجوئی اور غمخواری کرنے والے ہوتے ہیں، یوں جس کا وزن اُٹھایا شاید وہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائے اور اِس چھوٹی سی دلجوئی کے سبب اس کی نسلیں سُدھر جائیں۔

اس کے برعکس اگر کوئی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کسی اسلامی بھائی کو

سامان اُٹھا کر سَر یا کندھے پر رکھوانے کی گزارش کرے اور وہ اس کو لِفٹ نہ کروائے تو ہوسکتا ہے ایسا کرنے سے وہ بدظن ہو جائے اور اپنے بچوں کو بولے: "دیکھو بیٹا! دعوتِ اسلامی والوں کے پاس مت جانا یہ اچھے لوگ نہیں ہوتے، ایک بار میری طبیعت خراب تھی اور میں اپنا سامان نہیں اُٹھا پا رہا تھا تو میں نے ایک دعوتِ اسلامی والے کو مدد کے لیے آواز دی تو وہ سِیانا بن گیا اور جان بوجھ کر خود کو ایسا ظاہر کیا کہ جیسے اس نے میری آواز کو سُنا ہی نہیں، یہ بڑے سخت اور ظالم لوگ ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔" دیکھیے! تھوڑی سی بے احتیاطی کی وجہ سے سامنے والا مَعاذَ اللہ! بدگمانی وغیرہ بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

بچوں کی بھی دلجوئی کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِلجوئی کا معاملہ صرف بڑوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ بچوں کے ساتھ بھی ہونا چاہیے اور جہاں تک ہوسکے سب بچوں کے ساتھ یکساں سُلوک اختیار کیا جائے لیکن ہماری اکثریت اس معاملے میں غیر مُحتاط ہے، وہ اس طرح کہ ہم کسی بچے سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور کسی سے کم، جس کے باعث بچوں میں احساسِ محرومی پیدا ہوتا ہے۔ دیکھیے! عام طور پر چھوٹا بچہ والدین کو زیادہ عزیز ہوتا ہے مثلاً اگر ایک بچہ تین سال کا ہے اور دوسرا ڈیڑھ سال کا، تو جو ڈیڑھ سال کا ہے اس پر ماں باپ کو زیادہ پیار آئے گا لیکن اگر ماں باپ صرف اسی کو چومتے، بہلاتے اور کھلونے لا کر دیتے رہے تو تین سال والا بچہ بظاہر ماں باپ کو کچھ نہیں بولے گا لیکن غیر محسوس طریقے سے اس کے دل میں ماں باپ کے لیے نفرت بیٹھتی چلی جائے گی، پھر جب بڑھاپے میں ماں باپ کو اس کی ضرورت ہوگی تو وہ اس بات کا اظہار بھی کرسکتا ہے، ہوسکتا ہے اس وقت تک ڈیڑھ سال والا بچہ دنیا سے رخصت ہو جائے یا وہ اس لیے باغی بن جائے کہ جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تھا تو ماں باپ

نے اسے بھی نظر اَنداز کر دیا تھا اور ساری توجہ تیسرے بچے پر مرکوز کر دی تھی، پھر جب چوتھا بچہ پیدا ہوا تھا تو ماں باپ نے تیسرے بچے کو بھی نظر اَنداز کر دیا تھا اور ساری توجہ چوتھے بچے پر کی تھی تو یوں ایک ایک کر کے سارے بچے ماں باپ سے بدظن ہوتے چلے جائیں گے اور بڑھاپے میں بہت مہنگے پڑیں گے، بے چارے ماں باپ کی نافرمانی کر کے اپنی آخرت خراب کریں گے مگر یہ سب کچھ ماں باپ کی بہت عرصہ پہلے کی ہوئی نادانی کی وجہ سے ہو گا۔

بچوں کو کچھ نہ کچھ شُعُور ہوتا ہے

یاد رکھیے! بچے نظر آنے میں اگرچہ چھوٹے ہوتے ہیں لیکن ان کو کچھ نہ کچھ شُعُور ضرور ہوتا ہے جَبھی تو ماں باپ کو پہچانتے اور اُن کے پاس بھاگ بھاگ کر آتے ہیں، اگر انہیں شعور نہ ہوتا تو وہ ماں باپ کے پاس بھاگ بھاگ کر کیوں آتے اور دوسروں کے بلانے پر اُن سے خوف کیوں کھاتے؟ اگر بِالکل چھوٹے اور ناسمجھ بچے کو باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اُٹھائے تو وہ روتا، باپ کی طرف دیکھ کر ہاتھ لہراتا اور اپنی توتلی زبان میں رو رو کر اَشکوں کی زبانی فریاد کرتا ہے کہ ابّو! مجھے آپ اُٹھائیے!

پتا چلا کہ بچے میں تھوڑی بہت سمجھ ضرور ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ماں باپ کے رَوَیّے کو نوٹ کرتا ہے لیکن بے چارہ بے بس اور لاچار ہونے کے سبب نہ کچھ بول سکتا ہے اور نہ ہی کسی سے فریاد کر سکتا ہے مگر جب وہ بڑا ہو گا تو اپنے ماں باپ کے رَوَیّے کے بارے میں دوسروں کو ضرور بتائے گا۔

مُجھ (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) سے ملاقات کے دوران بہت سے لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں بچپن میں نہ ماں کا پیار ملا اور نہ ہی باپ کا۔ چونکہ دعوتِ اسلامی ایک

عوامی تحریک ہے اور اس کا عوام سے واسطہ ہے اس لیے مُبلّغِین کو وقتاً فوقتاً اس طرح کی باتیں سننے کو ملتی رہتی ہیں۔ اگرچہ ہر طرح کے لوگ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں لیکن عام طور پر معاشرے کے کُچلے اور دِلی طور پر ٹوٹے ہوئے اَفراد اس کی طرف زیادہ آتے ہیں جبکہ خوش حال، فارغُ البال اور عیش و ناز میں پلنے والے بہت کم رُخ کرتے ہیں۔ زیادہ تر غریب طبقہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی طرف رُجوع کرتا ہے اگرچہ اَمیر لوگ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ انہوں نے داڑھی سجائی، زلفیں رکھیں، عمامہ شریف سجایا اور سنّتوں بھرے اجتماعات اور قافلوں میں شرکت کا سلسلہ جاری رکھا ہوتا ہے مگر غریبوں کے مقابلے میں ایسوں کی تعداد بہت کم ہے، یوں سمجھیے اگر ایک مالدار دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہے تو اس کے مقابلے میں 50 بلکہ 75 غریب افراد وابستہ ہوں گے تو یوں مالداروں کی تعداد بہت کم ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی بچّوں سے محبت

یہ حقیقت ہے کہ چھوٹا بچہ ماں باپ کو بہت زیادہ پیارا ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اسے پیار کیا جائے لیکن جب میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) اپنے بچوں کو پیار کرتا تھا تو میری یہی کوشش ہوتی تھی کہ سب کو پیار کروں کیونکہ اگر میں سب بچوں کی موجودگی میں صرف ایک ہی کو پیار کرتا تو ممکن تھا کہ دوسرے بچوں کے دِلوں میں میری محبت کم ہوتی چلی جاتی۔ ایک سے زائد بچوں کو پیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر تین بچے ہیں اور آپ ان میں سے ایک کو چوم رہے ہوں تو دوسرے کو سینے سے چمٹا لیجئے اور تیسرے کو پکڑ کر تھوڑا ہلایئے، اگر آپ اس طرح بچوں سے پیار کرنا سیکھ جائیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ کوئی بھی بچہ بڑا ہو کر باغی نہیں بنے گا۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی دلجوئی کا اَنداز

(امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں:) دعوتِ اسلامی کے آغاز میں کہ جب قافلے کی اصطلاح نہیں تھی اور قافلے کو وَفد بولا جاتا تھا اس دور میں زیادہ تَر بیانات میں خود ہی کیا کرتا تھا۔ اگرچہ اس وقت "مدنی مقصد" کے لیے الفاظ مخصوص نہیں تھے مگر میرے ذہن میں یہی ہوتا تھا کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے شیطان اور نفسِ اَمّارہ کے خلاف جہاد جاری رکھا ہوا ہے اور حدیثِ پاک میں ہے: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ یعنی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔ (مسند امام احمد، 9/249، حدیث: 24013 ملتقطاً)

بہر حال چُھٹّی سے ایک دن پہلے میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) یہ اعلان کیا کرتا تھا کہ کل چھٹی ہے ہم دوپہر کو اتنے بجے گھر سے روانہ ہوں گے اور فلاں مسجد میں عصر، فلاں مسجد میں مغرب اور فلاں مسجد میں عشا کا بیان ہو گا، اَلحمدُ لِلّٰہ! میرے اعلان کرنے پر 80، 90 بلکہ 100 اسلامی بھائی جمع ہو جایا کرتے تھے اور پھر مختلف مساجد میں جا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایا کرتے تھے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس وقت بھی میرا مسلمانوں کی دلجوئی کا ذہن تھا، سنّتوں بھرے بیانات سننے کے لیے بہت سے نئے نئے لوگ آتے تھے اور میری کوشش ہوتی تھی کہ جو ایک بار آ گیا سو آ گیا اب اُسے دینی ماحول سے واپس نہیں جانا چاہیے، اسی مقصد کے تحت میں اسلامی بھائیوں سے مزاج پُرسی کرتا اور راہ چلتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ کسی اسلامی بھائی کے کندھے پر رکھتا اور دوسرے ہاتھ سے کسی کو تھام لیتا تھا اور اس دوران تیسرے اسلامی بھائی سے بات چیت شروع کر دیتا، یوں اَلحمدُ لِلّٰہ! میرا شروع سے ہی مسلمانوں کی دلجوئی کا ذہن ہے۔

www.dawateislami.net

دلجوئی خالی باتیں کرنے یا چاہ لینے سے نہیں ہوتی بلکہ جب تک اس کام کے لیے خودی کو نہیں مٹائیں گے، اس کام کے ہو کر نہیں رہ جائیں گے اور عملی طور پر اسے سر انجام دینے کی پوری کوشش نہیں کریں گے تب تک یہ کام نہیں ہوگا۔ اگر ہم مسلمانوں کی دلجوئی کرنے والے بن گئے تو اِن شاءَ اللہ ہمارے لیے ثوابِ جاریہ کا ڈھیر لگ جائے گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے بے شمار مُبلِّغین تیار ہو کر دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دھوم مچا رہے ہیں، مجھے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اس کے فضل و کرم سے اس عظیم کام میں میرا حصّہ بھی شامل ہے کیونکہ اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے بھی خوب انفرادی کوششیں کی ہیں۔

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر اک ایک آتا گیا کارواں بنتا گیا

مسلمان کی دلجوئی

اے عاشقانِ رسول! اپنا یہ ذہن بنا لیجیے کہ کسی کا دل نہیں توڑنا بس سبھی کی دلجوئی کرنی ہے۔ یاد رہے! جب تک مَصلَحتِ شرعی نہ ہو لوگوں کا دل خوش کیے چلے جانا ہے اور جہاں مصلحتِ شرعی ہو یعنی شریعت دلجوئی نہ کرنے کا حکم دے وہاں کسی کا لحاظ نہ کیا جائے۔ اے کاش! ہم مسلمانوں کی دلجوئی کرنا سیکھ لیں، ان کا دل توڑنا، جھاڑنا اور بِلاوجہ گھورنا بند کر دیں۔ یاد رکھیے! کسی کو گھور کر اس کا دل دُکھانا بھی گناہ ہے لیکن آج کل اس طرح گھورا جاتا ہے کہ جیسے گھورنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اے کاش! ہم مومنوں کے لیے نرم اور کشادگی والے بن جائیں! جب ہماری مجلس میں کوئی آئے تو ہم تھوڑا سا سَرک کر اس کے لیے بیٹھنے کی جگہ بنانے والے بن جائیں۔ اسی طرح کہیں آنے جانے کا موقع ملے تو دورانِ سفر بس یا ٹرین میں اپنی سیٹ پر مزے سے بیٹھنے کے بجائے کسی کھڑے ہوئے مسلمان کو اپنی جگہ پیش کر دیجیے تاکہ کچھ دیر کے لیے وہ بیٹھ جائے اور کچھ دیر کے لیے

آپ بیٹھ جائیں، یوں ایثار کرکے مسلمان کے دل میں خوشی داخل کی جاسکتی ہے۔

دلجوئی کی مختلف صورتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر غور کیا جائے تو بہت سے طریقوں سے مسلمان کا دل خوش کیا جاسکتا ہے مثلاً کبھی کسی کو تحفہ دے دیا جائے کہ یہ بھی دلجوئی کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان نے مشورہ طلب کیا تو اُسے اچھا مشورہ دے دیا جائے کہ اس سے بھی اس کا دل خوش ہو جائے گا۔ ایسے ہی رشوت وغیرہ ناجائز ذرائع سے بچتے ہوئے کسی مسلمان کی نوکری لگوادی جائے کہ ایسا کرنے سے اس کا دل خوش ہوگا اور اس کے گھر والے نوکری لگوانے والے کو دعائیں دیں گے۔ یوں ہی اپنی جیب سے کسی اسلامی بھائی کو سنّتیں سیکھنے اور سکھانے کے قافلوں میں سفر کروادیا جائے کہ اس طرح کرنے سے اس کا دل خوش ہوگا اور وہ جو کچھ قافلے سے سیکھ کر آئے گا اس کا ثواب بھیجنے والے کو بھی ملے گا، نیز اگر قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے وہ اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا تو اب اس کے ذریعے جتنا بھی دین کا کام ہوگا اِن شاءَ اللہ قافلے میں بھیجنے والے کو بھی اس کا ثواب ملے گا۔

مکتبۃُ المدینہ کے کتب و رسائل بھی تحفے میں دیے جاسکتے ہیں کہ اس کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ یاد رہے! دل جوئی کے یہ طریقے بظاہر بہت سَستے ہیں لیکن ان کا آخرت میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ چنانچہ

مدنی مذاکرے کی مدنی بہار

پاکستان سے باہر کے اسلامی بھائی کو میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ) نے مدنی مذاکرے کی بہت سی کیسٹیں پیش کیں، جب وہ پانچ سن چکے تو فرمانے لگے، ان میں تو

اچّھے اچّھے طِبّی نسخے، شرعی معلومات، تاریخی معلومات اور فِقہی سوالات کے جوابات ہیں، آپ نے یہ کیسٹیں مجھے پہلے کیوں نہیں دیں؟ اب میں سب کیسٹیں سنوں گا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ مدنی مذاکرہ سُنوَا کے بھی دل خوش کر سکتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم لوگوں کی کس قدر دِلجوئی فرمایا کرتے تھے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

20سال تک نابینا رہے

حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غَزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک نیک سیرت لڑکے کی ایک لڑکی سے نسبت (یعنی منگنی) قائم کی گئی جو بہت ہی حسین وجمیل اور خوبصورت تھی، اچانک اس لڑکی کو چیچک کے دانے نکل آئے اور وہ بدصورت ہوگئی۔ اس لڑکی کے گھر والے گھبرا گئے کہ اب کیا ہوگا؟ اتنے میں اس لڑکی کے گھر والوں کو خبر پہنچی کہ دولہے کی بینائی آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگی ہے اور پھر اطلاع آئی کہ وہ نابینا ہوچکا ہے۔ لڑکی کے گھر والے مطمئن ہوگئے کہ اگر ہماری لڑکی کو بیماری لاحِق ہوگئی ہے تو لڑکا بھی نابینا ہوگیا ہے، پھر ان دونوں کی شادی ہوگئی اور 20 سال تک خوشی خوشی گھر چلا۔ 20 سال بعد جب لڑکی کا انتقال ہوا تو اس نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں، سب حیرت میں پڑ گئے کہ ماجرا کیا ہے؟ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس لڑکی کو چیچک کی بیماری لاحِق ہوگئی تھی اور اس کے گھر والوں کا دل ڈوب گیا تھا تو میں نے ان کی دلجوئی کی خاطر 20 سال تک اپنے آپ کو اندھا کئے رکھا تاکہ ان کا دل نہ ٹوٹے۔ (احیاء العلوم، 3/127 مفہوماً)

غور کیجئے! نیک سیرت دولہا دلجوئی کی خاطر 20سال تک نابینا بنا رہا جبکہ ہم معمولی سا ایثار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہم میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ اور کڑوا کڑوا تُھو تُھو کرنے

والے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ جہاں ہمیں اتنی راحتیں اور نعمتیں مُیَسَّر ہیں وہاں اگر کبھی کبھار کوئی تنگی یا آزمائش آجائے تو صبر واستقامت سے کام لیتے ہوئے اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ناشکری سے بچنا چاہیے۔ اس ضمن میں ایک سبق آموز واقعہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

محمود واَیاز اور ککڑی کی قاش

منقول ہے، مشہور عاشقِ رسول بادشاہ، سلطان محمود غَزْنَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس کوئی شخص ککڑی لے کر حاضِر ہوا۔ سُلطان نے ککڑی قبول فرمالی اور پیش کرنے والے کو انعام دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے ککڑی کی ایک قاش تراش کر اپنے منظورِ نظر غلام ایاز کو عطا فرمائی۔ ایاز مزے لے لے کر کھا گیا۔ پھر سلطان نے دوسری پھانک کاٹی اور خود کھانے لگے تو وہ اس قَدَر کڑوی تھی کہ زَبان پر رکھنا مشکل تھا۔ سلطان نے حیرت سے ایاز کی طرف دیکھا اور فرمایا: ایاز! اتنی کڑوی پھانک تُو کیسے کھا گیا؟ واہ! تیرے چہرے پر تو ذرّہ برابر ناگواری کے اثرات بھی نُمُودار نہ ہوئے؟ ایاز نے عرض کیا: عالی جاہ! ککڑی واقعی بَہُت کڑوی تھی۔ مُنہ میں ڈالی تو عَقْل نے کہا: "تھوک دے۔" مگر عشق بول اُٹھا: "ایاز خبردار! یہ وُہی ہاتھ ہیں جن سے روزانہ میٹھی اَشیا کھاتا رہا ہے، اگر ایک دن کڑوی چیز مل گئی تو کیا ہوا! اِس کو تھوک دینا آدابِ مَحَبَّت کے خلاف ہے لہٰذا عشق کی رہنمائی پر میں ککڑی کی کڑوی قاش کھا گیا۔" اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

(رہبرِ زندگی ص167)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غلام نے اپنے آقا کی دلجوئی کی خاطر ککڑی کی کڑوی قاش کھالی جبکہ ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ عمل کرنا تو دُور کی بات ہے

www.dawateislami.net

ہمیں دلجوئی کے بارے میں معلومات بھی نہیں ہوتیں۔ ہو سکتا ہے ایسے واقعات سُن کر ہمارے ذہن میں دلجوئی کی اہمیت اُجاگر ہو جائے اور یقین مانیے اگر ہم اپنے گھر، محلّے اور جہاں کاروبار کرتے ہیں وہاں جائز طریقے سے مسلمانوں کی دلجوئی کرنے، ایک دوسرے سے مسکرا کر ملنے، قافلوں میں سفر کی ترغیب دلانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے والے بن گئے تو اِن شاءَ اللہ ہمارا معاشرہ تیزی کے ساتھ سدھرتا چلا جائے گا۔ یاد رکھیے! ناجائز طریقے پر کسی کی دلجوئی نہیں کی جائے گی مثلاً اگر باپ اپنے بیٹے سے کہے کہ فلاں کی جیب کاٹ کر آؤ تو چاہے اب باپ کا دل ٹوٹے یا کلیجہ پھوٹے بیٹا باپ کی بات نہ مانے کیونکہ یہ حرام کام ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دل آزاری سے بچنا اور بھلائی کے ساتھ بات چیت کرنا مغفِرت کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے، چنانچہ

بھلائی کے ساتھ بات کرنے کے سبب بخشش

شیخ سَعدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اس کے انتقال کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: میں نے کبھی کسی کو ناراض نہیں کیا، ہر ایک کو خیر کے ساتھ یاد کیا اور بھلائی کے ساتھ بات کی تو اللہ پاک نے اس عمل کے سبب مجھے خوش کر دیا اور میری بخشش فرمادی۔ (بوستان سعدی، ص149 ماخوذاً)

اے کاش! ہم بھی لوگوں کے دل خوش کریں تاکہ اللہ پاک ہم سے خوش ہو جائے اور جب اللہ پاک خوش ہو گا تو ہمیں بھی خوشیاں عطا فرمائے گا۔ اگر ہم لوگوں کو بِلاوجہ ناراض کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک ہم سے ناراض ہو جائے اور اگر اللہ پاک ہم سے ناراض ہو گیا تو پھر ہمیں اس کی پکڑ سے کوئی نہیں بچائے گا لہٰذا ہمیں اللہ پاک اور اس کے پیارے

حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوش کرنا ہے۔ جب ہم اس طرح خوشی کا پرچم لہرانے، نفرتیں مٹانے اور محبتوں کو پھیلانے کا کام شروع کر دیں گے تو اِن شاءَ اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ ہر طرف سنّتوں کی بہاریں آجائیں گی، قافلوں کی قطاریں لگ جائیں گی اور ہر طرف نیک اعمال کی دھومیں مچ جائیں گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا مدنی مقصد بھی یہی ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ" لہٰذا اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اور روزانہ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِن شاءَ اللہ اس کی برکت سے آپ نیک اور پرہیز گار بن کر معاشرے میں اُبھریں گے۔ چونکہ نیک اعمال پر عمل کرنے والا اللہ پاک کے کرم سے نیک و پرہیز گار بن جاتا ہے اس لیے شیطان آپ کو نیک اعمال کا رسالہ نہ تو خریدنے دے گا اور نہ ہی پڑھنے دے گا۔ چاہے آپ کا عمل 12 نیک اعمال پر ہو آپ عمل جاری رکھیے اِن شاءَ اللہ آہستہ آہستہ آپ کا 72 نیک اعمال پر بھی عمل ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net